شذرات

(گزشتہ سے پیوستہ)

امام زفر کے متعلق اہل علم کے اقوال

صیمری نے کہا ہم کو خبر کی ابو عبداللہ مرزبانی نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی احمد بن محمد کی نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی ابن ابی خیثمہ نے ابوالحسن مدائنی سے اس نے کہا: امام زفر بن ہذیل، امام ابوحنیفہ کے مصاحب (تلمیذ) عنبری تھے۔ اور یہ بھی اس نے کہا: ہم کو مرزبانی نے خبر کی اس نے کہا ہم کو حدیث کی حسن بن محمد فخری نے اس نے کہا ہم کو حدیث کی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اس نے کہا: میں نے اپنے باپ اور چچا سے امام زفر بن ہذیل کے متعلق پوچھا دونوں نے کہا کہ امام زفر اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ میرے باپ نے کہا کہ ابونعیم یعنی فضل بن دکین، امام زفر کا مرتبہ بلند بیان کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ وہ نبیل اور فقیہ تھے۔

صیمری نے کہا: اور حدیث کی ہم کو ابوالحسن علی بن حسن رازی نے کہا حدیث کی ہم کو ابو عبداللہ عوانی واسط کے رہنے والے نے کہا حدیث کی ہم کو احمد بن ابی خیثمہ نے کہا حدیث کی ہم کو سلیمان بن ابو شیخ نے کہا حدیث کی مجھ کو عمرو بن سلیمان عطار نے کہا میں کوفہ میں تھا اور امام ابوحنیفہ کی مجلس میں جاتا تھا اور امام زفر نے شادی کی اور امام ابوحنیفہ اس میں حاضر ہوا زفر نے ان سے کہا کہ آپ کچھ بولیں تو امام ابوحنیفہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں یہ فرمایا: یہ زفر بن ہذیل ہے اور وہ مسلمانوں کے آئمہ میں سے ایک امام ہیں اور اپنے مرتبہ، شرف اور علم میں دین کے اعلام میں سے ایک علم ہے تو اس کی قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا اگر امام ابوحنیفہ کے سوا کوئی خطبہ دیتا اور اس کی صفات اور مدح بیان کرتا، امام زفر کی قوم کے بعض لوگوں نے اس کو اچھا نہ سمجھا اور امام زفر سے کہا کہ تمہارے

چچے زاد بھائی اور تیری قوم کے اشراف موجود ہیں۔ پھر بھی تم ابو حنیفہ سے خطبہ پڑھنے کا سوال کرتے ہو امام زفر نے جواب میں کہا کہ اگر میرے باپ بھی حاضر ہوتے تو میں امام ابو حنیفہ کو اس سے آگے کرتا۔ امام زفر کے علمی مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے امام ابو حنیفہ کا یہ قول کافی ہے۔

صیمری نے کہا کہ حدیث کی ہم کو ابو الحسن عباس بن احمد بن فضل ہاشمی نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو احمد بن محمد مکی نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن محمد نخعی نے کہا حدیث کی ہم کو ابراہیم بن اسحاق نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو علی بن مدرک نے حسن بن زیاد سے اس نے کہا: زفر اور داؤد طائی دونوں ایک دوسرے کے دوست اور بھائی تھے۔ لیکن داود طائی نے فقہ کو چھوڑ دیا اور عبادت میں لگ گئے لیکن زفر نے فقہ اور عبادت دونوں کو جمع کیا۔ پھر صیمری نے اپنی سند سے امام زفر کا بصرہ میں آنا اور داؤد طائی کی زیارت کرنے کا احوال بیان کیا ہے۔

صیمری نے علی بن محمد نخعی کی طریق سے محمد بن علی بن عفان سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے کہا حدیث کی ہم کو ولید بن حماد نے حسن بن زیاد سے اس نے کہا میں کسی ایک کو امام زفر سے مناظرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ مگر وہ اس پر غالب آتے تھے، اس نے کہا امام زفر نے کہا میں کسی ایک سے مناظرہ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ کہے میں نے خطا کی لیکن میں اس کے ساتھ مناظرہ کرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ وہ پاگل ہو جائے ان سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا علامت ہے کہنے لگے کہ وہ ایسی باتیں کہے جو کسی نے نہ کہی ہوں۔

اور یہ بھی صیمری نے کہا ہمیں خبر کی عمر بن ابراہیم مقری نے اس نے کہا حدیث کی ہم کو مکرم بن احمد نے کہا حدیث کی ہم کو احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم کو ملیح بن وکیع نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے کہ امام زفر سخت پرہیزگار، اچھے قیاس والے، تھوڑے لکھنے والے تھے جو لکھتے تھے اس کو یاد کر لیتے تھے۔ اور اس نے کہا خبر کی ہم کو عمر بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم کو مکرم نے کہا حدیث کی ہم کو ابو حازم قاضی نے کہا حدیث کی ہم کو ابن ابی عمران نے کہا امام زفر بلعنبر سے شریف گھرانے میں سے تھے اور ان کی ماں باندی تھی۔ اس وجہ سے ان کا چہرہ عجمیوں کے چہرے کے مشابہ تھا۔ اپنی ماں کی وجہ سے اور اس کی لسان عرب کے لسان کے مشابہ تھی۔ پھر وہ حجاج بن ارطاۃ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور وہ کوفہ میں قضاء کے والی تھے اور اس پر بذاء غالب تھا اور نخع ان پر نسب میں عیب لگاتے تھے، پھر ایک دن زفر نے کلام کیا اور مجلس کو لیا اور حجاج کے دل کو بھر دیا تو اس نے زفر کی طرف التفات کرتے ہوئے کہا کہ

زبان تو زبان عربی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا چہرہ عربی چہرہ نہیں ہے۔ یہ سُن کر امام زفر نے کہا کہ میری قوم نے تو مجھے قبول کیا ہے۔ ابن ابی العوام کی ایک دوسری روایت ہے طحاوی سے، اس نے ابن ابی عمران سے کہ امام زفر اور امام ابو یوسف دونوں حجاج بن ارطاۃ کے ہاں گئے اور وہاں ایک مسئلہ چھڑا تو حجاج نے امام زفر سے کہا کہ زبان تو عربی ہے، لیکن صورت کچھ اور پر دلالت کرتی ہے تو امام زفر نے کہا کہ میری قوم نے تو مجھ کو قبول کیا ہے اور وہ بنی تمیم میں سے عنبری تھے اور حجاج اس کے نسب پر عیب لگاتے تھے اور یہ بات اس پر ناگوار گذری اور انھوں نے اس کو خاموش کیا۔ پھر امام ابو یوسف نے ان سے مناظرہ کیا اور اس کو لاجواب کیا۔ تب حجاج نے اپنے دربان سے کہا کہ یہ دونوں آج کے بعد میرے قریب نہ آئیں۔

ابن ابی العوام نے کہا حدیث کی ہم کو ابو معمر محمد بن احمد بن خزیمۃ بصری نے کہا حدیث کی ہم کو عباس بن محمد بن حاتم نے کہا سنا میں نے یحیٰی بن معین سے کہتے ہوئے زفر رائے کے صاحب، ثقہ اور مامون تھے۔ میں نے ابو نعیم فضل بن دکین سے سُنا اور ان کے سامنے امام زفر کا ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ وہ ثقہ اور مامون تھے اور اس کی شان کو بڑا اعتبار ہے تھے اور یہ جگہ جس میں جبان ہیں ان کا گھر تھا۔ میں نے کہا پھر کیسے بصرہ چلے گئے کہا میراث کی وجہ سے جو ان کی وہاں تھی۔ پھر بصریوں نے ان کو ثبت کہا اور ان سے حدیث کرنے لگے۔ اور وہ وہاں مقیم ہو گئے اور یہ بھی ابن العوام نے کہا حدیث کی مجھ کو بشر محمد بن احمد بن حماد (دولابی) نے کہا میں نے سُنا عباس بن محمد دوری سے اُس نے کہا سُنا میں نے یحیٰی بن معین سے کہتے ہوئے پھر اس نے اس طرح ذکر کیا اور یہ بڑھایا یحیی بن مُعین نے کہا میں نے ابو نعیم سے سُنا کہتے ہوئے کہ زفر بن ہُذیل چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے اور مجھے ابو نعیم نے کوفہ میں زفر کی جگہ دکھائی جو جبانہ کندہ میں تھی جبان کے وسط میں میں اور ابو نعیم ان کی ثناء کرتے تھے۔